پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 24 اگست 2018

۔خلافت مسلم ریاستوں کو ایک ریاست میں یکجا کر دے گی اور جارح غیر مسلم ریاستوں سے تعلقات ختم کر دے گی

-جمہوریت کرپشن کا کارخانہ ہے

-جارح ہندو ریاست سے مذاکرات اور تجارت کی خواہش یہ ثابت کرتی ہے کہ پی ٹی آئی اور پی ایم ایل-ن ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں

تفصیلات:

خلافت مسلم ریاستوں کو ایک ریاست میں یکجا کر دے گی اور جارح غیر مسلم ریاستوں سے تعلقات ختم کر دے گی

16 اگست 2018 کو پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے نائب چیر مین شاہ محمود قریشی نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں زور دیا کہ پاکستان کی نئی خارجہ پالیسی "پاکستان سے شروع ہو کر پاکستان پر ختم ہو گی"۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "میں افغانستان کے لوگوں کو ٹھوس پیغام دینا جاتا ہوں۔ دونوں ممالک کا مستقبل اور جغرافیہ مشترک ہے، اور ہمیں مل کر کام کرنا ہے اور اپنے لمبے سفر کا آغاز کرنا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "میرا دوسرا پیغام بھارت کی حکومت کے لیے ہے۔ میں بھارتی وزیر خارجہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم صرف پڑوسی ہی نہیں ہیں بلکہ ہم ایٹمی طاقتیں ہیں۔ ہمارے کئی وسائل مشترک ہیں۔۔۔ ہمیں مسلسل اور بلا تعطل مذاکرات کی ضرورت ہے۔ ہمارے لیے صرف یہی آگے بڑھنے کا ذریعہ ہے"۔

کہنے کو پالیسی تبدیل ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ-ن کے حکومتوں کی طرح پی ٹی آئی کی توجہ بھی افغانستان اور بھارت کے لیے امریکی منصوبے پر عملدرآمد کروانے پر ہی ہے۔ افغانستان کے حوالے سے امریکہ پاکستان کے حکمرانوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ کہ مغرب کی کٹھ پتلی حکومت کی حمایت کریں تاکہ کابل حکومت اس قابل ہو کہ امریکہ کی فوجی موجودگی کو یقینی بنا سکے۔ بھارت کے حوالے سے امریکہ پاکستان کے حکمرانوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے پر توجہ مرکوز رکھیں تاکہ پاکستان علاقے کی ایک بالادست طاقت کے طور پر بھارت کے ابھرنے کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے۔

حقیقی تبدیلی کے لیے یہ ضروری ہے کہ مسلمان جمہوریت سے منہ موڑلیں۔ انہیں لازمی نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کی جدوجہد کرنی چاہیے تاکہ موجودہ مسلم ریاستوں کو ایک طاقتور ریاست میں یکجا کیا جاسکے اور غیر مسلم جارح ریاستوں کے خلاف جنگی حکمت عملی پر مبنی پالیسی اختیار کی جائے۔ خلیفہ موجودہ مسلم ریاستوں کو اس نظر سے دیکھے گا انہیں یکجا کرنا ہے کیونکہ خلافت تمام مسلمانوں کی ایک واحد ریاست ہوتی ہے اور امت پر لازم ہے کہ وہ اسلام کے نفاذ کے لیے خلیفہ کے مکمل حمایت اور معاونت کرے۔ خلافت کے قیام کے پہلے گھنٹے سے، خلیفہ اس وسیع اور وسائل سے مالامال امت کے درمیان قائم استعماری سرحدوں کو ختم کرنے کے لیے کام کرے گا، ایک واحد مسلم فوج بنائے گا، ایک واحد بیت المال بنائے گا اور اس ریاست میں رہنے والے مختلف رنگ، نسل اور مذہب کے لوگوں کو ایک واحد شہریت فراہم کرنے گا۔ اور خلیفہ جارح غیر مسلم ریاستوں کے خلاف جنگی حکمت عملی اپنائے گا۔ یہ وہ ریاستیں ہیں جنہوں نے مسلم علاقوں پر قبضہ کرر کھا ہے یا اسی قسم کے دوسرے جارحانہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ خلیفہ امت کے وسائل کو مقبوضہ مسلم علاقوں، جیسا کہ کشمیر اور فلسطین، کو آزاد کرانے کے لیے استعمال کرے گا۔ خلیفہ جارح ریاستوں سے درپیش خطرات کو ختم کرنے کے لیے ان ممالک کے ہماری سرزمین پر موجود اڈوں، سفارت خانوں کو ختم اور اہلکاروں کو ریاست بدر کر دے گا۔ خلیفہ ان جارح ریاستوں کے ساتھ تمام سیاسی و فوجی تعلقات ختم کر دے گا جو ان تعلقات کو استعمال کر کے سیاسی و فوجی قیادت میں موجود اپنے ایجنٹوں کو استعمال کرتے ہیں اور ان کے ذریعے نئے ایجنٹ بناتے ہیں۔ اور ماضی کی طرح خلافت اس معاملے پر کوئی مصلحت کا مظاہرہ نہیں کرے گی چاہے ان مقاصد کے حصول کے لیے کئی دہائیوں کا انتظار ہی کیوں نہ کرنا پڑے جیسا کہ صلیبیوں کے پنجے سے الاقصیٰ کی آزادی۔

جمہوریت کرپشن کا کارخانہ ہے

22 اگست 2018 کو ڈان اخبار نے یہ خبر شائع کی کہ فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کی رپورٹ کے مطابق 35 قانون سازوں کے خلاف مجرمانہ مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ ان میں سے 18 کا تعلق پی ٹی آئی، 9 کا پی ایم ایل-ن، 5 کا پی پی پی، ایک کا ایم کیو ایم-پاکستان اور ایک کا تعلق بلوچستان عوامی پارٹی سے

ہے جبکہ ایک آزاد حیثیت میں انتخاب جیتا ہے۔ دولت مند اراکین قومی اسمبلی کے متعلق یہ رپورٹ بتاتی ہے 4 ارب پتیوں کا تعلق پی ٹی آئی، دو کا پی ایم ایل-ن، ایک پی پی پی اور ایک کا تعلق عوامی نیشنل پارٹی سے ہے۔

ریاست مدینہ اور خلفائے راشدین کے باتیں کرنے کے باوجود پی ٹی آئی بھی وہی کچھ کر رہی ہے کیونکہ اب بھی نظام حکومت جمہوریت ہی ہے۔ نئے حکمران بھی کرپشن کو جڑ سے ختم نہیں کر سکیں گے کیونکہ جمہوریت خود حکمرانوں اور اسمبلی اراکین کو مغرب سمیت دنیا بھر میں دولت جمع کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ پاکستان بھی اس حقیقت سے مبرا نہیں ہے۔ جمہوریت خود ایسے سیاستدان پیدا کرتی ہے جو انتخابات میں کڑوڑوں روپے کی سرمایہ کاری کرتے ہیں تا کہ اقتدار میں آ کر بھاری صنعتوں، توانائی اور معدنی وسائل کی نجکاری کے ذریعے اربوں روپے جمع کیے جا سکیں۔ کرپشن جمہوریت کا اس قدر لازم و ملزوم حصہ ہے کہ نئے حکمرانوں کو اقتدار میں آنے کے لیے کرپٹ سیاستدانوں کو اپنی صفوں میں "الیکٹیبلز" کے نام پر شامل کرنا پڑا اگرچہ ان کی سیاست کا محور و مرکز کرپشن کے خلاف کام کرنا ہے۔ 4 جولائی 2018 کو عمران خان نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ وہ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے اپنی جماعت کی جانب سے کھڑے کیے جانے والے سات سو سے زائد امیدواروں میں سے ہر ایک کے متعلق یقین دہانی نہیں کرا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ "آپ انتخابات لڑتے ہیں تا کہ کامیاب ہو سکیں۔ آپ خود کو اچھا بچہ ثابت کرنے کے لیے انتخابات نہیں لڑتے۔ میں کامیاب ہونا چاہتا ہوں"۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ، "یہاں پر جو سیاسی طبقہ ہے اس میں زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی۔ آپ کچھ نئے کردار متعارف کرا سکتے ہیں لیکن آپ پورے کے پورے سیاسی طبقے کو تبدیل نہیں کر سکتے"۔

صرف نبوت کے طریقے پر خلافت ہی کرپشن کا خاتمہ کرے گی۔ جو حکمران ہوتا ہے اسے اس بات کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ کسی بھی قسم کی تجارتی، معاشی و مالیاتی سرگرمیوں میں حصہ لے۔ اسے صرف اس بات کا حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ ماہانہ تنخواہ لے۔ لہٰذا اگر وہ اقتدار کے دوران دولتمند ہو جاتا ہے تو اس کا احتساب ہو گا، اور یہ بات عام ہے کہ حکمران حکومت کی جانب سے لیے جانے والے قرضوں سے اپنی جیبیں بھر کر انتہائی دولتمند بن جاتے ہیں۔ جب عمرؓ کو کسی گورنر کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ اس نے دولت کمائی ہے تو آپؓ اس سے وہ تمام دولت واپس لے لیتے جو اس کی تنخواہ سے زائد ہوتی۔ آپؓ اپنے گورنروں کی دولت کا شمار ان کے اقتدار میں آنے سے پہلے کراتے اور پھر اقتدار سے نکل جانے کے بعد بھی ان کی دولت کا شمار کرواتے تھے۔ اور اگر زائد دولت ہوتی تو وہ زائد دولت اس سے لے کر بیت المال میں جمع کروا دیتے۔ آپؓ کا یہ عمل نجی دولت کے حق پر ڈاکہ مارنا نہیں تھا کیونکہ انہوں نے یہ دولت قانونی طریقے سے حاصل نہیں کی ہوتی تھی، کیونکہ اگر کسی شخص کو حکمران بنایا جائے اور وہ اپنے دور اقتدار کے دوران بہت زیادہ دولت مند ہو جائے تو یہ ثبوت ہی اس دولت کو غیر قانونی ثابت کرنے اور اسے ضبط کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے کیونکہ اس قدر دولت محدود تنخواہ سے تو جمع نہیں کی جا سکتی۔ جہاں تک حکومتی افسران کا معاملہ ہے تو ان کا معاملہ حکمرانوں سے الگ ہے۔ حکومتی اہلکاروں کی دولت اس وقت تک ضبط نہیں ہو سکتی جب تک ثبوت سے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ چوری کی گئی ہے یا غیر قانونی طریقے سے جمع کی گئی ہے۔ حکمرانوں اور حکومتی اہلکاروں کی ضبط شدہ غیر قانونی دولت کو ریاست کے خزانے میں جمع کیا جاتا ہے اور اسے قرضے چکانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

جارح ہندو ریاست سے مذاکرات اور تجارت کی خواہش یہ ثابت کرتی ہے کہ پی ٹی آئی اور پی ایم ایل-ن ایک ہی سکّے کے دو رخ ہیں

21 اگست 2018 کو وزیر اعظم عمران خان نے دونوں ممالک کے درمیان اختلافات بشمول مقبوضہ کشمیر کے مسئلے کے حل کے لیے بھارت کے ساتھ بات چیت کی اپنی خواہش کو دہرایا۔ ایک ٹویٹ میں وزیر اعظم نے کہا غربت کے خاتمے اور برصغیر کے لوگوں کی خوشحالی کا بہترین طریقہ بات چیت اور تجارت کو شروع کرنا ہے"۔

پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی نئی حکومت نے اب تک اس بات کو ثابت کیا ہے کہ بھارت کے حوالے سے اس کی پالیسی پاکستان مسلم لیگ-ن کی "کرپٹ" حکومت سے مختلف نہیں ہے جس پر پی ٹی آئی بھارت کے مفادات کا تحفظ کرنے کا الزام لگاتی تھی۔ بھارت سے بات کی خواہش اس قدر زبردست ہے کہ پی ٹی آئی حکومت کے نئے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے مودی کے جانب سے عمران خان کو مبارک باد کے خط سے یہ بات خود سے اخذ کر لی کہ اس میں بات چیت کو دوبارہ شروع کرنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ لیکن یہ نتیجہ اخذ کرنے کی صرف چند ہی گھنٹوں بعد بھارتی حکومت نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ مودی کا عمران خان کو لکھے گئے خط کا مقصد صرف مبارک باد دینا تھا۔

2013 کی انتخابی مہم کے دوران سابق وزیر اعظم نواز شریف نے بھارت کے حوالے سے اپنی پالیسی پر کوئی خاص بات نہیں کی تھی۔ لیکن جب وہ انتخابات جیت کر اقتدار میں آئے تو یہ کہنے لگے کہ انہیں بھارت کے ساتھ امن قائم کرنے کا مینڈیٹ دیا گیا ہے۔ جہاں تک عمران خان کا تعلق ہے تو انہوں نے 2018 کی انتخابی مہم میں خود کو ایسے پیش کیا کہ جیسے وہ پاکستان کے مفادات کی حقیقی نگہبان ہیں اور بھارت کے خلاف سخت موقف اپنائیں گے۔ لیکن وزیر اعظم بننے کے بعد قوم سے اپنے پہلے خطاب میں انہوں نے بھارت کی جانب سے لائن آف کنٹرول اور ورکنگ باونڈری پر کی جانی والی مسلسل جارحیت، مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر مظالم اور گرفتار بھارتی

جاسوس کلبھوشن یادیو کے حوالے سے کوئی بات ہی نہیں کی۔ لہٰذا جب بھارت کے خلاف پاکستان کے کردار کے حوالے سے معاملہ آتا ہے تو پی ٹی آئی اور پی ایم ایل-ن ایک ہی سکّے کے دو رخ ثابت ہوتے ہیں۔

جمہوریت میں سیاستدان انتخابات جیتنے کے لیے اپنے لوگوں سے جھوٹ بولتے ہیں، ان کی آرزوں اور خواہشات سے کھیلتے ہیں اور پھر اقتدار ملنے کے بعد اپنے وعدوں کے برعکس کام کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ پی ٹی آئی پاکستان کو ریاست مدینہ جیسا بنانے کے دعوے کر رہی ہے لیکن ہندو مشرک ریاست کے ساتھ بات چیت اور تجارت کے لیے اس کے سامنے گرتی جا رہی ہے اور کمزوری کا مظاہرہ کر رہی ہے، اگرچہ مشرکین قریش نے کبھی بھی ریاست مدینہ میں کمزوری کا مشاہدہ نہیں کیا اور آخر کار وہ اسلام کی حکومت کے نیچے آ گئے۔ ریاست مدینہ کے نمونے پر چلنے والی حکومت کبھی بھی ہندو مشرکین سے تعلقات کو نارملائیز کرنے کے لیے کام نہیں کرے گی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے،

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ ٱلنَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُواْ ٱلْيَهُودَ وَٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ

"تم دیکھو گے کہ مومنوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہودی اور مشرک ہیں" (المائدہ:82)۔

جمہوریت میں پاکستان کبھی بھی ریاست مدینہ جیسی ریاست نہیں بن سکتی جو بھارت کا مقابلہ کرے اور مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرائے۔ صرف نبوت کے طریقے پر خلافت ہی حقیقی معنوں میں ریاست مدینہ جیسی ہو گی۔ خلافت بھارت کے خلاف جنگی حکمت عملی پر مبنی پالیسی اختیار کرے گی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے خطے کے تمام مسلمانوں کو زبردست جہاد کے لیے تیار کرے گی اور مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرائے گی،

فَلاَ تَهِنُواْ وَتَدْعُوۤاْ إِلَى ٱلسَّلْمِ وَأَنتُمُ ٱلأَعْلَوْنَ

"تو تم ہمت نہ ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ۔ اور تم تو غالب ہو۔" (محمد:35)۔